ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

التحریر والتنویر فی تفسیر القرآن الکریم میں علامہ ابن عاشورؒ(متوفی:۱۳۹۳ھ) کے امتیازی خصوصیات اور مصادر کا جائزہ

AN ANALYTICAL STUDY OF DISTINCTIVE FEATURES AND SOURCES OF AL-TAḤRĪR WA AL-TANWĪR FĪ TAFSĪR AL-QURʾĀN AL-KARĪM BY ALLĀMAH IBN ʿĀSHŪR

1) **Ilyas Salih**
Phd scholar Department of Islamic Studies, AWKUM,KP Pakistan.
email: ilyas.salih00@gmail.com ph# 03153104343

2) **Dr Irfan ali**
Lecturer in Islamic Studies GDC shewa swabi Pakistan

3) **Dr Muhammad Dawood Khan**
Assistant professor Department of Islamic studies Bacha Khan university Charsadda

Abstract

From the second to the fourteenth century(A.H), scholars possessing diverse intellectual, scientific, and research capabilities devoted themselves to the interpretation and explanation of the Holy Qur'an. Throughout these centuries, they continuously endeavored to extract precious insights from the vast and inexhaustible Ocean of the Qur'anic sciences. Despite their immense efforts, almost all exegetes humbly acknowledged their limitations, conceding that they were able to uncover only a small portion of its boundless treasures.

One of the miraculous features of the Holy Qur'an lies in its enduring relevance, as its interpretation, translation, meanings, and modes of understanding have continually evolved in accordance with the needs and intellectual demands of each era, aided by advancements in knowledge and scholarly tools.

Allāmah Muḥammad Ṭāhir ibn Muḥammad ibn Muḥammad al-Ṭāhir ibn ʿĀshūr al-Tūnisī (d. 1393 AH), the author of Al-Taḥrīr wa al-Tanwīr*, was born in Tunisia in 1879. He received his education at Jāmiʿah al-Zaytūnah, where he later emerged as a distinguished Islamic scholar. He served as the Grand Mufti of the Mālikī school of thought in Tunisia and held the position of Shaykh and mentor at Jāmiʿah al-Zaytūnah and its affiliated institutions. Subsequently, he also served as a judge.*

Key words: Methodology, Translation, Sources &Distinctive features.

تمہید:

دوسری صدی ہجری سے چودہویں صدی ہجری کے مختلف ادوار میں مختلف فکری، علمی اور تحقیقی صلاحیتوں کے حامل افراد نے اپنی اپنی کوشش قرآن کریم کی شرح وتوضیح کی میدان میں صرف کی اور علوم قرآنیہ کے بحرِ بے کنار سے موتیاں نکالتے رہے، لیکن تقریباً ہر ایک نے اپنی کم مائیگی کا اعتراف کیا اور صاف لفظوں میں اس کا اعتراف کیا کہ وہ اس بحر ذخار سے چند موتی ہی نکال سکا ہے۔ قرآن کریم کی معجزاتی پہلوؤں میں سے ایک پہلو یہ ہے کہ ہر دور کی ضروریات اور تقاضوں کے مطابق مختلف اسالیب، مناہج اور پیرایوں میں اس کی تفاسیر، ترجمہ، معانی، تفہیم وتسہیل کا علوم آلیہ وغیرہ کی مدد سے کام ہوتا رہا ہے اور یہ مقدس سلسلہ ہنوز جاری ہیں اسی تسلسل کو مدنظر رکھتے ہوئے۔

علامہ محمد طاہر بن محمد بن محمد الطاہر بن عاشور التونسوی (متوفی:۱۳۹۳ھ) کی تفسیر ''التحریر والتنویر'' ہے۔ آپؒ ۱۸۷۹ میں تیونس میں پیدا ہوئے۔ جامعہ زیتونہ سے تعلیم حاصل کیا اور وہی ایک اسلامی اسکالر کے طور پر اُبھر آئے۔ وہ تیونس میں مالکی مسلک کے مفتی اعظم تھے اور جامعہ زیتونہ اور اس کے شاخوں کے شیخ ومربی تھے۔ موصوف کو ۱۹۳۲ء میں علماء تیونس نے شیخ الاسلام کا لقب دیا اس کے بعد وہ جج بھی بنے (1)۔

آپ کی مشہور مطبوعہ کتابیں درج ذیل ہیں:

1. مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ
2. اصول النظام الاجتماعی فی االاسلام
3. الوقت وآثارہ فی الاسلام

---

1 خیر الدین بن محمود الزرکلی، الاعلام (بیروت: دار العلم للملایین، 2002ء)6: 174

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

4. اصول الانشاء والخطابۃ
5. موجز البلاغۃ
6. تعلیقات و تحقیق علی حدیث ام زرعہ، آراء الاجتہادیہ
7. الامالی علی مختصر خلیل قضاء واحکام شرعیہ
8. اصول التقدم فی الاسلام، شرح دیوان الحماسہ [2]

آپ علم تفسیر، حدیث، فقہ بلاغت میں خوب مہارت یافتہ گردانے جاتے تھے۔افریقہ میں سب سے پہلے مکمل قرآن کی تفسیر انہوں نے لکھی ہے۔ان کا انتقال ۱۳۹۳ھ بمطابق ۱۲ اگست ۱۹۷۳ء کو دار الحکومت تیونس کے قریب صدر مرسی کے علاقے میں ہوا [3]۔

منہج: اس تفسیر میں مولف کا اسلوب درج ذیل نکات پر مشتمل ہے۔

1. ا۔ہر سورت کے آغاز میں ایک مقدمہ تحریر کرتے ہیں جس میں سورت کے اسماء ایک ہو یا زائد،ان کی وجہ تسمیہ ذکر کرتے ہیں، جیسے سورۃ الفاتحہ کی ابتداء میں فَاتِحَةُ الْكِتَابِ، السَّبْعُ الْمَثَانِي، أُمُّ الْقُرْآنِ، اور أُمُّ الْكِتَابِ وغیرہ کے اسماء ذکر کیے ہیں [4]۔

2. سورت کے مکی یا مدنی ہونے میں علماء کی آراء، نزول میں سورتوں کی ترتیب کو بیان کرتے ہیں، جیسے سورۃ ال عمران کی ابتداء میں فرمایا ہے: وَهَذِهِ السُّورَةُ نَزَلَتْ بِالْمَدِينَةِ بِالِاتِّفَاقِ، بَعْدَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَقِيلَ: أَنَّهَا ثَانِيَةٌ لِسُورَةِ الْبَقَرَةِ عَلَى أَنَّ الْبَقَرَةَ أَوَّلُ سُورَةٍ نَزَلَتْ بِالْمَدِينَةِ، وَقِيلَ: نَزَلَتْ بِالْمَدِينَةِ سُورَةُ الْمُطَفِّفِينَ أَوَّلًا، ثُمَّ الْبَقَرَةُ، ثُمَّ نَزَلَتْ سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ [5]

3. اسی طرح سورۃ الاعراف کے متعلق علماء کا اختلاف نقل کیا ہے:
وَهِيَ مَكِّيَّةٌ بِلَا خِلَافٍ. ثُمَّ قِيلَ جَمِيعُهَا مَكِّيٌّ، وَهُوَ ظَاهِرُ رِوَايَةِ مُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَكَذَلِكَ نُقِلَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، وَقِيلَ نَزَلَ بَعْضُهَا بِالْمَدِينَةِ، قَالَ قَتَادَةُ آيَةٌ: وَسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كانَتْ حاضِرَةَ الْبَحْرِ نَزَلَتْ بِالْمَدِينَةِ [6]

4. آیات کی تعداد میں اختلاف جیسے امور پر روشنی ڈالتے ہیں،اوران کے بیان میں آثار واحادیث سے استشہاد کرتے ہیں، جیسے سورۃ الفاتحہ کی آیات کی تعداد کے متعلق اختلاف نقل کیا ہے:
وَوَجْهُ تَسْمِيَتِهَا بِذَلِكَ أَنَّهَا سَبْعُ آيَاتٍ بِاتِّفَاقِ الْقُرَّاءِ وَالْمُفَسِّرِينَ وَلَمْ يَشِذَّ عَنْ ذَلِكَ إِلَّا الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ فَقَالَ: هِيَ ثَمَانِ آيَاتٍ، وَإِلَّا الْحُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ فَقَالَ: هِيَ سِتُّ آيَاتٍ، وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: تِسْعُ آيَاتٍ وَيَتَعَيَّنُ حِينَئِذٍ كَوْنُ الْبَسْمَلَةِ لَيْسَتْ مِنَ الْفَاتِحَةِ لِتَكُونَ سَبْعَ آيَاتٍ وَمَنْ عَدَّ الْبَسْمَلَةَ أَدْمَجَ آيَتَيْنِ [7]

5. سورت کے اغراض ومقاصد اور موضوعات کی وضاحت کرتے ہیں، جیسے سورۃ المائدۃ کی ابتداء میں ہے:
وَقَدِ احْتَوَتْ هَذِهِ السُّورَةُ عَلَى تشريعات كَثِيرَة تنبيء بِأَنَّهَا أُنْزِلَتْ لِاسْتِكْمَالِ شَرَائِعِ الْإِسْلَامِ، وَلِذَلِكَ افْتُتِحَتْ بِالْوِصَايَةِ بِالْوَفَاءِ بِالْعُقُودِ، أَيْ بِمَا عَاقَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ حِينَ دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ مِنَ الْتِزَامِ مَا يُؤْمَرُونَ بِهِ [8]

6. آیت کی تشریح وتفسیر کی ذیل میں مصنف ربط بین الآیات مختلف قرأت اوران کی توجیہ پھر اس توجیہ کے مطابق آیات کے معانی تحریر کرتے ہیں، جیسے سورۃ المائدۃ آیت نمبر ۹۷ کی تفسیر میں قیاما للناس کے تحت لکھا ہے:
وَقَرَأَ الْجُمْهُورُ قِياماً- بِأَلِفٍ بَعْدَ الْيَاءِ- وَقَرَأَهُ ابْنُ عَامِرٍ قِيَمًا- بِدُونِ ألف بعد الْيَاء [9]

7. لغوی، صرفی اور نحوی مباحث کو بھی اہتمام سے بیان فرماتے ہیں، جیسے سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۳ میں کما امن السفہاء میں کاف کی تعین کرتے ہوئے لکھا ہے:

---

2 مقدمہ تفسیر التحریر والتنویر (تونس: الدار التونسیۃ للنشر، 1984ء)

3 ایضاً

4 محمد الطاہر بن محمد الطاہر بن عاشور، التحریر والتنویر (تونس: الدار التونسیۃ للنشر، 1984ء)، 1: 131

5 التحریر والتنویر فی تفسیر القرآن، 3: 143

6 نفس مصدر، 8: 6

7 نفس مصدر، 1: 135

8 نفس مصدر، 6: 72

9 نفس مصدر، 7 : 56

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW

الْكَافُ فِيهِ لِلتَّشْبِيهِ أَوْ لِلتَّعْلِيلِ، وَاللَّامُ فِي (النَّاسِ) لِلْجِنْسِ أَوْ لِلِاسْتِغْرَاقِ الْعُرْفِيِّ[10]

8. فصاحت وبلاغت کو بڑی شرح وبسیط کے ساتھ نہایت عام فہم انداز میں بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جیسے سورۃ طہ آیت نمبر ٦ کی تفسیر میں لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا کے تحت لکھا ہے:

وَتَقْدِيمُ الْمَجْرُورِ فِي قَوْلِهِ لَهُ مَا فِي السَّماواتِ لِلْقَصْرِ، رَدًّا عَلَى زَعْمِ الْمُشْرِكِينَ أَنَّ لِآلِهَتِهِمْ تَصَرُّفَاتٌ فِي الْأَرْضِ[11]

9. تفسیر آیت کے دوران مصنف دیگر قرآنی آیات، احادیث، آثار صحابہ اور اشعار کو بیان کرنے کا اہتمام کرتے ہیں، جیسے سورۃ الفاتحہ کی تفسیر میں انعمت علیہم کی وضاحت شعر سے استدلال کرتے ہیں:

قَالَ ابْنُ جِنِّي فِي «شَرْحِ مُشْكِلِ الْحَمَاسَةِ» عِنْدَ قَوْلِ الْأَحْوَصِ:
فَإِذَا تَزُولُ تَزُولُ عَنْ مُتَخَمِّطٍ ... تُخْشَى بَوَادِرُهُ عَلَى الْأَقْرَانِ[12]

یہ تفسیر ٣٠ جلدوں میں مکتبہ "الدار التونسیہ للنشر" تیونس سے طبع ہے۔

امتیازی خصوصیات:

علامہ ابن عاشورؒ کی یہ تفسیر نہایت عمدہ اور اعلیٰ علمی مباحث پر مشتمل ہے۔ آپ نے اس تفسیر کا آغاز ١٣٤١ھ میں اس وقت کیا جب ان کی عمر ٤٥ سال تھی اور تقریباً ٣٩ سال اور ٦ ماہ کی طویل مدت میں تفسیر مکمل کی۔ کتاب کے آخر میں حضرت علامہ خود فرماتے ہیں:

وَكَانَ تَمَامُ هَذَا التَّفْسِيرِ عَصْرَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ الثَّانِي عَشَرَ مِنْ شَهْرِ رَجَبٍ عَامَ ثَمَانِينَ وَثَلَاثِمِائَةٍ وَأَلْفٍ فَكَانَتْ مُدَّةُ تَأْلِيفِهِ تِسْعًا وَثَلَاثِينَ سَنَةً وَسِتَّةَ أَشْهُرٍ[13]

وہ دس مقدمات جو مفسّر علام کی اس تفسیر کی امتیازی خصوصیت گردانی جاتی ہے کو درج ذیل پیرائے کے تحت مختصر وضاحت کے ساتھ پیش کرنے کی جسارت کی جاتی ہے۔

1. المقدمہ الاولی فی تفسیر والتاویل وکون التفسیر علما اس مقدمہ میں تفسیر وتاویل کے لغوی اصطلاحی معنی، تفسیر کے موضوع اور تفسیر کے علم ہونے پر بحث کی گئی ہے۔[14]

2. المقدمۃ الثانیۃ فی استمداد علم التفسیر "اس مقدمہ کے تحت علم تفسیر کے لیے ضروری علوم مثلاً علوم القرآت، تاریخ، علم الآثار، احادیث، اصول فقہ اور علم تفسیر میں ان کے معاون ہونے کی وجوہات بیان کی گئی ہے[15]۔

3. المقدمۃ الثالثۃ فی صحۃ التفسیر بغیر الماثور ومعنی التفسیر بالرای ونحوہ "اس مقدمہ میں تفسیر بالرائے کی صحت پر روشنی ڈالی گئی ہے اور تفسیر بالرائے کی مذمت میں بیان ہونے والی احادیث وروایات کو ذکر کرنے کے بعد ان سے پیدا ہونے والے شبہات کا ازالہ کیا گیا ہے۔ نیز اس میں باطنی تفسیر کی تذمیم، اس کے قائلین اور ان کے نظریات اور باطنی تفسیر اور صوفیانہ اشارات پر مبنی تفسیر کے درمیان فرق اور صوفیانہ تفسیر کی حدود متعین کیا گیا ہے۔[16]

4. المقدم الرابعۃ فیما یحق ان یکون عرض المفسر "اس کے تحت یہ بتایا گیا ہے کہ مفسر کو تفسیر کرتے وقت کن اغراض کو مد نظر رکھنا چاہیے اور نزول قرآن کے کیا مقاصد ہیں؟ مولف نے ان مقاصد کو نمبر وار بیان کر دیا ہے۔[17]

5. المقدمۃ الخامسۃ فی اسباب النزول "اس میں اسباب نزول کے مفہوم، اس باب میں مفسرین کے رجحانات اور بعض مفسرین کے ہاں اس باب کے کثرت اہتمام کی بنا پر پیدا شدہ اشکال پر روشنی ڈالی گئی ہے۔[18]

---

10 نفس مصدر، 1: 287

11 نفس مصدر، 16: 188

12 نفس مصدر، 1: 193

13 التحریر والتنویر فی تفسیر القرآن الکریم: ج ٣٠ ص، ٦٣٦، مکتبۃ الدار التونسیہ للنشر، تاریخ اشاعت 1984ھ

14 محمد الطاہر بن محمد بن محمد الطاہر بن عاشور التونسی، التحریر والتنویر، (تونس: الدار التونسیۃ للنشر 1984ھ) ص10

15 نفس مصدر، 1: 18

16 نفس مصدر، 1: 28

17 نفس مصدر، 1: 38

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

6. المقدمة السادسة فی القراآت ''اس مقدمہ کے آغاز میں علم قرأت کے اہتمام پر مفسرین کو خراج تحسین پیش کی گئی ہے، پھر علم قرأت کا علم تفسیر کے ساتھ تعلق، اس کی اقسام، مصحف عثمانی کی قرأت کے تواتر اور اس کے شاذ ہونے، سبعہ احرف والی حدیث اور اس کے مفہوم، مراتب قرأت متواترہ اور ان کے درمیان ترجیح جیسے موضوعات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ نیز اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اسلامی ممالک میں کونسی قرأت رائج ہیں۔ (19)

7. المقدمة السابعة فی قصص القرآن ''اس مقدمہ کے تحت قصہ کا مفہوم، قرآنی فصول کے خصوصیات اور ان کے فوائد، قصص قرآن کے تکرار کی وجوہات اور ان کے مقاصد بیان کیے گئے ہیں۔ (20)

8. المقدمة الثامنة فی اسم القرآن وآیاتہ وسورہ وترتیبھا واسمائھا'' اس میں قرآن مجید کے نام، اس کی آیات وسورتوں کی ترتیب اور ان کے لغوی اصطلاحی معنی اور وجہ تسمیہ وغیرہ کا بیان ہے۔ (21)

9. المقدمة التاسعة فی ان المعانی التی تتحملھا جمل القرآن تعتبر مرادہ بھا''اس میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ قرآنی کلمات، تراکیب، اعراب اور اس کی دلالت، اشتراک، حقیقت، مجاز، صریح، کنایہ، بدیع وغیرہ میں سے جن معانی پر محمول کرنے سے خلاف مقصود لازم نہ آئے۔ نیز عربی زبان کی دوسری زبانوں پر فضیلت کی قضیے پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ (22)

10. المقدمة العاشرة فی اعجاز القرآن ''چار صفحات پر مشتمل دسواں اور آخری مقدمہ ہے جو سب سے طویل ہے۔ اس میں وجوہ اعجاز قرآن، ان میں علماء کے اختلاف، تین جہات اعجاز، اقسام علم (علم اصطلاحی و علم حقیقی) کو بیان کیا گیا ہے۔ (23)

i. مصنف کہی کہی اسرائیلی روایات (24) کو بھی لاتے ہیں، اگر ان روایت میں کوئی خرابی ہو تو اس کی نشاندہی کرتے ہیں۔ آپ نے وہی رویات لی ہیں جو قرآن وحدیث سے معارض نہیں نیز اسرائیلی روایات کو آپ اُن کے ماخذ سے بلاواسطہ ذکر کرتے ہیں اور جو روایات درست نہیں ان کا تعاقب بھی کرتے ہیں۔

ii. آیات الاحکام (25) کی وضاحت میں مختلف فقہاء کی آراء اور ان کی حکمتوں کو بیان کرتے ہیں۔

iii. صفات باری تعالیٰ میں علامہ نے اشاعرہ کی طرح تاویلات کو اپنایا ہے۔

iv. عقائد کے باب میں انہوں نے عقائد باطلہ کی تردید بھی کی اور اس میں زیادہ مواد امام غزالی وامام رازیؒ سے لیا ہے۔

v. فقہ اور اصول فقہ کے کسی بھی مسئلہ میں مصنف آئمہ اربعہ اور دیگر آئمہ کے اقوال تفصیلی ادلہ کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔

vi. آپ مالکی المسلک ہونے کے باوجود کئی مسائل میں صحیح دلائل کی بنیاد پر مالکی مسلک سے اختلاف بھی کرتے ہیں۔

vii. علامہ ابن عاشورؒ نے اپنی تفسیر میں اسباب نزول کے بیان کا اہتمام کیا ہے، جب وہ کسی آیت کا شان نزول بیان کرتے ہیں تو اس دوران یہ بھی بتاتے ہیں کہ آیت کا حکم خاص ہے یا عام، کبھی ایک ہی آیت کے ایک سے زائد شان نزول بغیر ترجیح کے ذکر کر دیتے ہیں۔

مصادر و مراجع:

ابن عاشورؒ نے اس تفسیر میں درج ذیل تفاسیر سے استفادہ کیا ہے:

---

18 نفس مصدر، 1: 46

19 نفس مصدر، 1: 51

20 نفس مصدر، 1: 64

21 نفس مصدر، 1: 70

22 نفس مصدر، 1: 93

23 نفس مصدر، 1: 101

24 (وہ روایات اور حکایات جو یہود و نصاریٰ کے مصادر سے ماخوذ ہو کر بعض تفاسیر و روایات میں داخل ہو گئیں: مقبول، مردود، مسکوت عنہ)
ابن تیمیہ، مقدمہ فی اصول التفسیر، فصل: «الاسرائیلیات فی التفسیر»، صفحہ 35، مطبوعہ دار ابن الجوزی۔

25 (آیاتُ الأحکام في القرآن نحوُ خمس مائةِ آیة) الجصاص، أحکام القرآن، جلد 1، صفحہ 5، دار إحیاء التراث العربي، بیروت۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

1. علامہ جاراللہ زمخشری (متوفی: ۵۳۸ھ) کی تفسیر کشاف۔
2. امام ابن عطیہ اندلسیؒ (متوفی: ۵۴۶ھ) کی المحررُ والجیز فی تفسیر کتاب اللہ العزیز۔
3. امام رازیؒ (متوفی: ۶۰۶ھ) کی تفسیر کبیر۔
4. قاضی بیضاویؒ (متوفی: ۶۸۵ھ) کی انوار التنزیل واسرار التاویل۔[26]

[26] منیع بن عبدالحلیم محمود، مناہج المفسرین (القاهرة: دار الکتاب المصری، 2000ء) ص388